always a change from something A To Something else 'B' and A and B Can not them selves be things that change." ؎۱

یعنی "شے" ازل و ابد سے "حقیقت" ہے۔ چاہے سچی ہو یا جھوٹی۔ یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ کوئی شے ایک ہی وقت پر سچی بھی ہو اور جھوٹی بھی۔ علم حاصل کرنے کے انسان کے پاس کئی ذریعے ہیں۔ ہم محسوس کرتے ہیں، دیکھتے ہیں، سونگھتے ہیں، چھوتے ہیں۔ (حواس خمسہ) لیکن ضروری نہیں کہ ان ذرائع سے ہمارے پاس جو علم آئے وہ سچ ہی ہو۔ زمین گول ہے، لیکن ہمیں چپٹی دکھائی دیتی ہے کیا ہم اس ذریعۂ علم (حواس خمسہ) کو قابلِ اعتماد تصور کریں۔ ہماری "محسوسات" کی دنیا سے آگے بھی ایک بے انتہا کائنات پھیلی پڑی ہے۔ اس کا ادراک کیسے ہو، ہم اسے کیسے جانیں، ہم اس کا علم کیسے حاصل کریں۔ کیا ہم اس دنیا کو عقل *Intellect* سے نہیں جان سکتے ہیں؟

افلاطون نے شے کی اصل جاننے کو علم کہا ہے۔ اور اس کے ہاں جاننے کا معنی اس چیز کا "تصور" ہے لیکن یہ تصور بجائے خود ہے کیا۔ اس کے جاننے، معلوم کرنے اور پرکھنے کا کونسا ذریعہ ہے۔

"افلاطون کے تصورات کو نفسیاتی کیفیت، سادہ سا خیال۔ برکلے کا ذاتی احساس یا کانٹ کی *Innate categories* نہیں ہیں بلکہ یہ ایسے نقوش ہیں، جو وقت کی حدود سے باہر ہیں۔ اس دنیا میں پھیلی ہوئی یہ اشیاء ان کا مبہم عکس ہیں، ہمارے ذہن میں جو خیالات ابھرتے ہیں، ان کی مبہم پرچھائیاں ہیں۔" ؎۲

(باقی آئندہ)

---

1. Ency clopedia of Philosophy Gilbert Ryle.
2. The meaning of Phil.

تبصرے

اسلام اور عہد حاضر | مؤلف مولانا جمیل احمد نذیری مبارکپوری۔ سائز ۲۰×۳۰/۱۶ صفحات ۲۵۶ مجلد مع ڈسٹ کور قیمت دس روپے۔ ناشر: دارالمصنفین۔ مبارکپور۔ اعظم گڈھ۔

یورپ کو تہذیب وتمدن اور علوم وفنون کا منبع و ماخذ قرار دینے کا پروپیگنڈا خود اہل یورپ نے کچھ ایسی زبردست ٹیکنک سے کیا ہے کہ باقی دنیا خود کو ہمیشہ سے انتہائی غیر مہذب وغیر متمدن اور جاہل سمجھ کر ندامت اور خفت کے دامن میں منہ چھپانے لگی، لیکن تاریخی حقائق اس امر کے شاہد ہیں کہ جب یورپ میں علم ودانش کا ایک بھی چراغ روشن نہ تھا، مشرق اس وقت بھی علوم وفنون کا گہوارہ بنا ہوا تھا، خصوصاً طلوعِ اسلام کے بعد تو یہ عالم ہوا کہ جہاں جہاں اسلام کے فدائیین پہنچتے رہے، علم وحکمت کی روشن راہیں کھلتی رہیں۔ یہ اسلام کے نام لیوا ہی تھے جن کی بدولت یورپ میں "احیاءِ علوم" اور "اصلاحِ کلیسا" جیسی زبردست تحریکیں جاری ہوئیں اور جس کے نتیجہ میں اہلِ یورپ پہلی بار علم وعقل کی طرف راغب ہوئے اور یہ علمائے اسلام ہی تھے، جن کی بدولت یورپ میں سائنس وفلسفہ جیسے مردود ومکفو علوم کا بول بالا ہوا۔ یہ تمام حقیقتیں پوری تفصیل کے ساتھ تاریخ کے صفحات میں ہمیشہ کے لیے محفوظ ہیں، لیکن زمانہ کی کروٹوں نے اس قوم وملّت کو مقتدی بنا کر چھوڑ دیا ہے جسے کل تک دوسری اقوام کی امامت کا منصب حاصل تھا۔ ایک وقت تھا کہ یورپ میں "پاپائیت" کے غلبہ کا یہ عالم تھا کہ سائنسی تحقیقات کو "ما خلقت فی الدین" سمجھا جاتا تھا لیکن جب علماء اسلام کے علمی وتحقیقی کارناموں کا آفتاب بلند ہوا تو یورپ میں اس کا شدید ردِ عمل ہوا اور بالآخر اہلِ یورپ نے نہ صرف یہ کہ سائنس کو مذہب کا حریف بنا ڈالا، بلکہ اس کے دائرہ